36638 - كيا كوئى شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى طرح مدينہ طيبہ كى طرف ہجرت كر سكتا ہے ؟

سوال

كسى اسلامى ملك كى جانب ہجرت كرنا سنت ہے، لھذا كيا رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى طرح برطانيا سے سعودى عرب كے شہر مدينہ طيبہ ميں منتقل ہونا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ايسے شخص كے ليے جو كفار ممالك ميں رہ كر اسلامى شعار اور احكام پر عمل نہيں كر سكتا، اور اپنے دين كا كھلے عام اظہار نہيں كر سكتا اس كے ليے كفريہ ممالك كو خير باد كہہ كر كسى اسلامى ملك كى جانت ہجرت كرنا واجب ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرما ن ہے:

جو لوگ اپنى جانوں پر ظلم كرنے والے ہيں جب فرشتے ان كى روح قبض كر تے ہيں تو پوچھتے ہيں، تم كس حال ميں تھے؟ يہ جواب ديتے ہيں كہ ہم اپنى جگہ كمزور اور مغلوب تھے، فرشتے كہتے ہيں كيا اللہ تعالى كى زمين كشادہ اور وسيع نہ تھى كہ تم ہجرت كر جاتے؟ يہى لوگ ہيں جن كا ٹھكانا جہنم ہے، اور وہ پہنچنے كى بہت برى جگہ ہے النساء (97)

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ميں ہر اس مسلمان سے برى ہوں جو مشركوں كے درميان رہتا ہے"

سنن ابو داود حديث نمبر (2645)، علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ليكن جو اپنے دين كو ظاہر كرنے پر قادر ہو اس پر ہجرت كرنى واجب نہيں ہے.

اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (13363) كا جواب ديكھيں.

اور اگر وہ یہ دیكھے كہ اس كا اپنے ملك میں رہنا لوگوں كو دعوت الى اللہ دینے اور تبلیغ كرنے میں زیادہ سود و نفع مند ہے، اور اسے اپنے دین كا بھی خطرہ نہیں تو پھر اس كا اس ملك میں ہی رہنا ہجرت كرنے سے افضل اور بہتر ہے.

مزید تفصیل كے لیے آپ سوال نمبر (47672) كا جواب ضرور دیكھیں.

اور ہجرت كے لیے شرط نہیں كہ شرط مدینہ شریف كی طرف ہی كی جائے، بلكہ ہجرت ہر اس اسلامی ملك كی طرف كی جا سكتی ہے جہاں وہ رہ كر اور بود و باش اختیار كركے دینی احكام و شعار پر عمل پیرا رہ سكے، اور اسے اپنے دین كا كوئی خطرہ نہ ہو.

آپ اسلامی ملك كی طرف ہجرت كے حكم كی تفصیل سوال نمبر (7191) كے جواب میں دیكھیں.

واللہ اعلم .